سورة البقرة

آيات ١٤٥ - ١٥٢

محمد اقبال

وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَّا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ج وَمَا أَنتَ
بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ج وَمَا بَعْضُهُم بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ط وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ
أَهْوَاءَهُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ لا إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٥﴾
الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ط وَإِنَّ فَرِيقًا
مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ
الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ ع وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ صلے ط أَيْنَ مَا
تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ط إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ
خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ط وَ
مَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لا

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ق فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ
اخْشَوْنِيْ ق وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ ۙ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ
رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾ ؕ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا
تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ ع

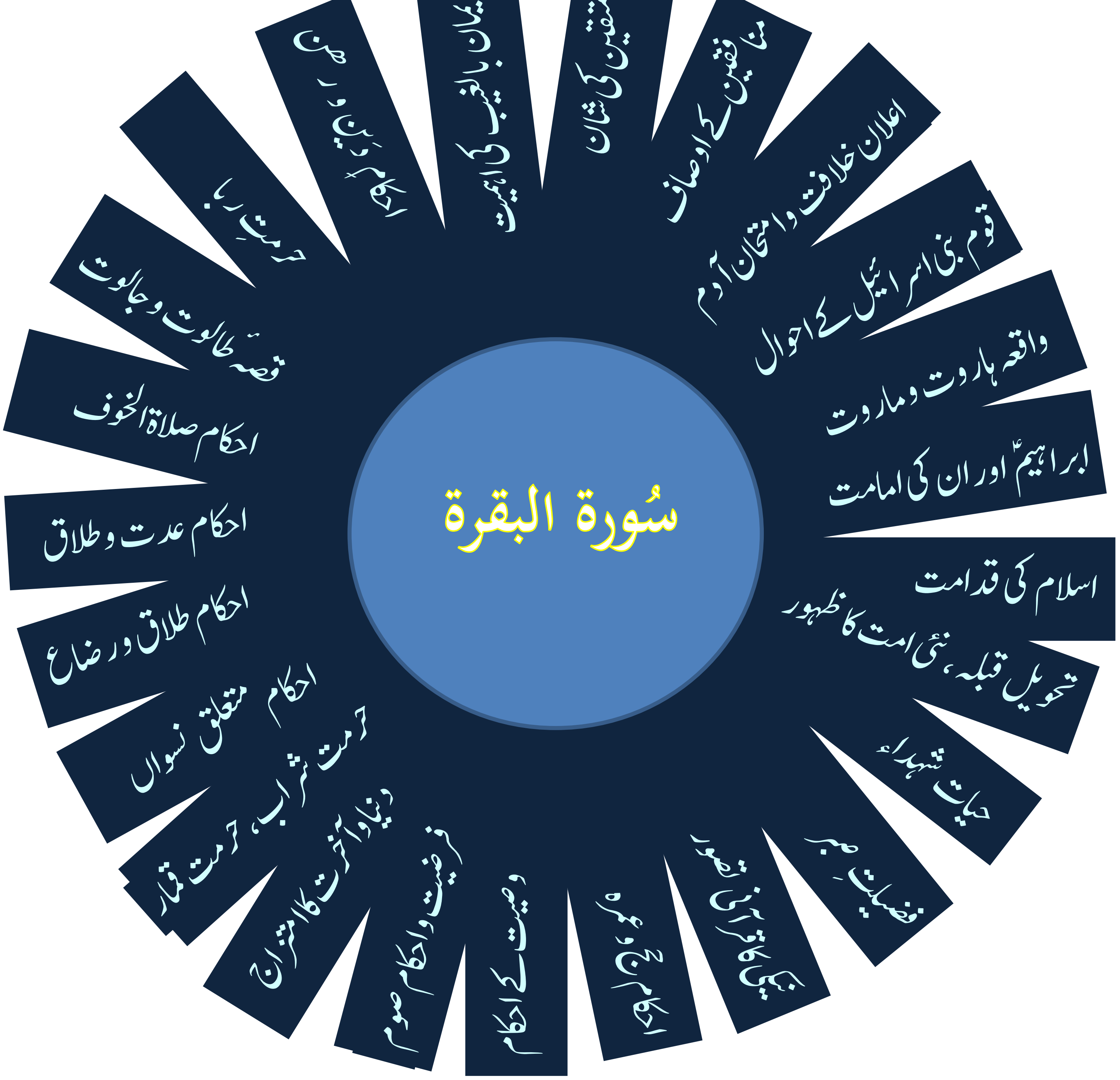
سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت وماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت

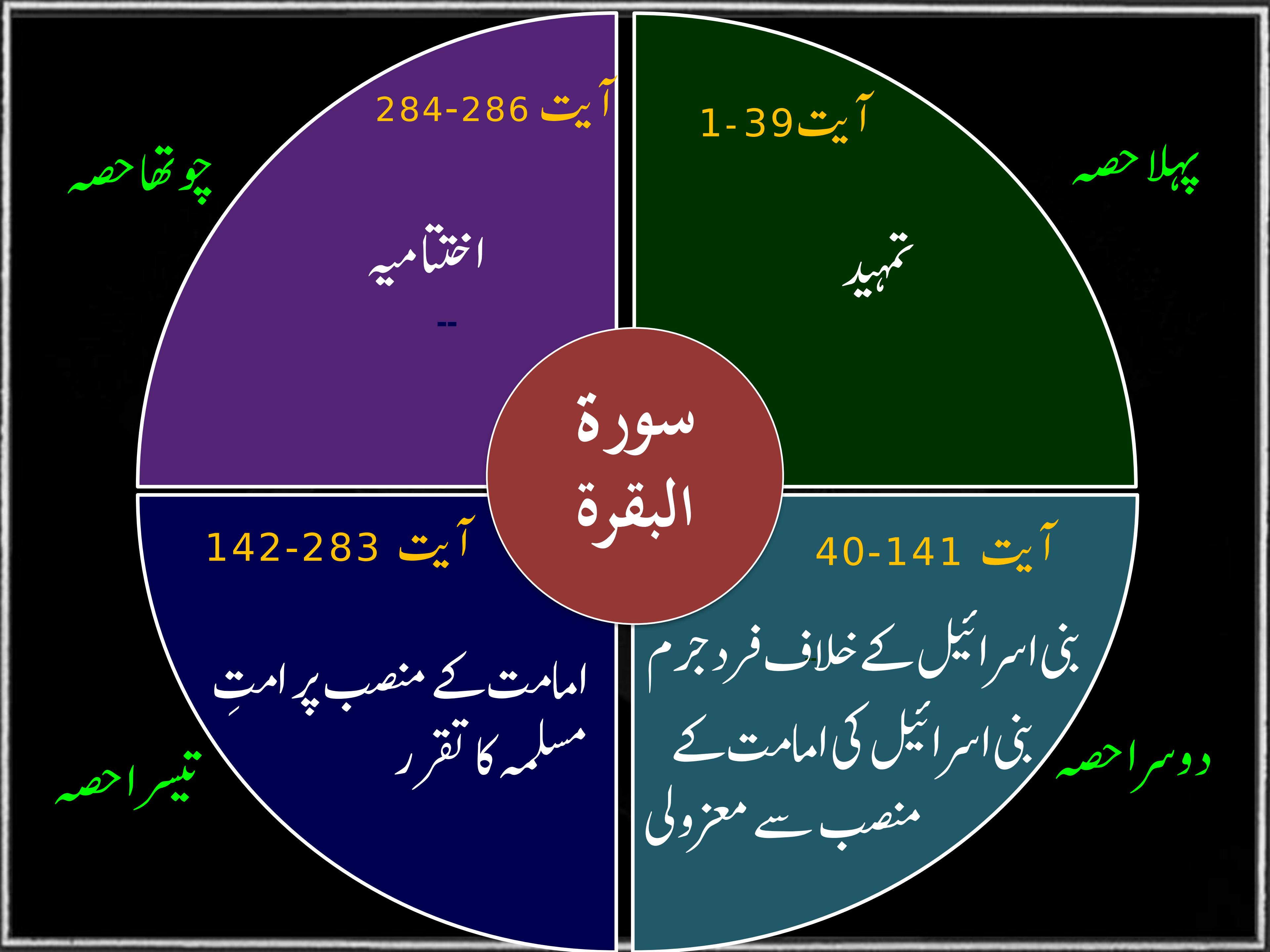

سورة
البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-141
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

سورۃ البقرۃ

- پہلی ۳۹ آیات - تمہیدی، انسانوں کے تین گروہ، ایمان کا رویہ اختیار کرنے کی تاکید
- ۴۰ تا ۱۴۱ آیات - بنی اسرائِل کو خطاب، ان کی امامت کے منصب سے معزولی کے اسباب کی وضاحت، ان کو آخری رسول اور آخری شریعت پر ایمان لانے کی دعوت
- ۱۴۲ تا ۲۸۳ آیات - نئی امت (مسلمہ) کو خطاب، امات شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریاں بتائی گئی ہیں کی امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر یہ شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو
- ۲۸۴ تا ۲۸۶ آیات - شہادت علی الناس کی ذمہ داری کی ادائیگی اور جہاد فی سبیل اللہ کے کٹھن مراحل میں اہل ایمان کے لیے سرمایۂ اطمینان وسکون کچھ اہم اصول، اس شریعت محمدیؐ پر نیک نیتی کے ساتھ عمل کرکے غلبہ و اقتدار کا حصول ممکن ہوگا

قَدۡ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِى السَّمَآءِ‌ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰٮهَا‌ ۖ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ‌ؕ وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ

قَدۡ نَرٰى تَقَلُّبَ - ہم دیکھ رہے ہیں پھرنا

وَجۡهِكَ فِى السَّمَآءِ -آپ کا چہرہ آسمان میں

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ - تو لازماً ہم پھیر دیں گے آپ کو

قِبۡلَةً تَرۡضٰٮهَا -اس قبلہ کی طرف راضی ہوں آپ جس سے

فَوَلِّ وَجۡهَكَ - پس آپ پھیر دیں اپنے چہرے کو

شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ - مسجد حرام کی طرف

شطر - سمت، طرف

شَطَر بَصَرہ - اس طرح دیکھنا کہ ایک ہی وقت میں نظر دو اطراف میں ہو (ہشیاری، چوکنا پن، چالاکی)

وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ - اور جہاں کہیں بھی تم لوگ ہو

فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٤﴾

فَوَلُّوْا - تو پھیرو

وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ - اپنے چہروں کو اس کی طرف

وَاِنَّ الَّذِيْنَ - اور بیشک وہ لوگ جن کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ - دی گئی کتاب

لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ - یقینا جانتے ہیں کہ وہ ہی حق ہے

مِنْ رَّبِّهِمْ - ان کے رب سے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ - اور اللہ غافل نہیں ہے

عَمَّا يَعْمَلُوْنَ - اس سے جو یہ لوگ کرتے ہیں

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

ہم دیکھتے رہے ہیں آسمان کی طرف آپ کے چہرے کے بار بار اٹھنے کو، سو ہم پھیرے دیتے ہیں آپ کو اسی قبلے کی طرف جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ پس پھیر دیجئے اپنا رخ مسجد حرام کی طرف، اب جہاں کہیں بھی تم ہو تو اپنا رخ اسی کی طرف کرو جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔

We see the turning of thy face (for guidance to the heavens: now Shall We turn thee to a Qibla that shall please thee. Turn then Thy face in the direction of the sacred Mosque: Wherever ye are, turn your faces in that direction. The people of the Book know well that that is the truth from their Lord. Nor is Allah unmindful of what they do.

قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَحَیۡثُ مَا كُنۡتُمۡ

قبلے کی تبدیلی کا اصل حکم

- یہ ہے وہ اصل حکم، جو تحویل قبلہ کے بارے میں دیا گیا تھا۔
- یہ حکم رجب یا شعبان ۲ ہجری میں نازل ہوا
- اس آیت کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ تحویل قبلہ کا حکم آنے سے پہلے نبی ﷺ اس کے منتظر تھے۔ آپ خود یہ محسوس فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل کی امامت کا دور ختم ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ بیت المقدس کی مرکزیّت بھی رخصت ہوئی۔ اب اصل مرکز ابراہیمی کی طرف رخ کرنے کا وقت آگیا ہے۔
- ابن سعد کی روایت ہے کہ نبی ﷺ بِشر بن براء بن مَعرُور کے ہاں دعوت پر گئے ہوئے تھے۔ وہاں ظہر کا وقت آگیا اور آپ لوگوں کو نماز پڑھانے کھڑے ہوئے۔ دو رکعتیں پڑھا چکے تھے کہ تیسری رکعت میں یکایک وحی کے ذریعے سے یہ آیت نازل ہوئی اور اسی وقت آپ اور آپ کی اقتدا میں جماعت کے تمام لوگ بیت المقدس سے کعبے کے رخ پھر گئے

وَلَىِٕنۡ اَتَيۡتَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوۡا قِبۡلَتَكَ ‌ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ بِتَابِعٍ قِبۡلَتَهُمۡ‌ ۚ

وَلَىِٕنۡ ۔اور اگر

اَتَيۡتَ الَّذِيۡنَ ۔ آپ لے آئیں ان کے پاس جو لوگ

اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ ۔دیئے گئے کتاب

بِكُلِّ اٰيَةٍ ۔ ہر نشانی (تمام نشانیاں)

مَّا تَبِعُوۡا ۔ (تو بھی) نہیں وہ پیروی کریں گے

قِبۡلَتَكَ ۔ آپ کے قبلے کی

وَمَاۤ اَنۡتَ بِتَابِعٍ ۔ اور نہ آپ پیروی کرنے والے ہیں

قِبۡلَتَهُمۡ ۔ ان کے قبلے کی

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ - اور نہ ان کے کچھ لوگ پیروی کرنیوالے ہیں

قِبْلَةَ بَعْضٍ - (اپنے) کچھ لوگوں کے قبلے کی

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ - اگر آپ نے پیروی کی

اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ - ان کی خواہشات کی اس کے بعد (کہ)

مَا جَآءَكَ - جو آیا آپ کے پاس

مِنَ الْعِلْمِ - علم میں سے

اِنَّكَ اِذًا - پھر تو آپ یقیناً

لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ - ظلم کرنے والوں میں (سے ہوں گے)

اِذًا - اصل میں اِذن ہے وقف کی صورت میں نون کو الف سے بدل دیا گیا

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ
بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

تم ان اہل کتاب کے پاس خواہ کوئی نشانی لے آؤ، ممکن نہیں کہ یہ تمہارے قبلے کی پیروی کرنے لگیں، اور نہ تمہارے لیے یہ ممکن ہے کہ ان کے قبلے کی پیروی کرو، اور ان میں سے کوئی گروہ بھی دوسرے کے قبلے کی پیروی کے لیے تیار نہیں ہے، اور اگر تم نے اس علم کے بعد جو تمہارے پاس آ چکا ہے، ان کی خواہشات کی پیروی کی، تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا

Even if thou wert to bring to the people of the Book all the Signs (together), they would not follow Thy Qibla; nor art thou going to follow their Qibla; nor indeed will they follow each other's Qibla. If thou after the knowledge hath reached thee, Wert to follow their (vain) desires,-then wert thou Indeed (clearly) in the wrong

وَلَئِنۡ اَتَيۡتَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوۡا قِبۡلَتَكَ‌ ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ بِتَابِعٍ قِبۡلَتَهُمۡ‌ ۚ

آپ ﷺ کو تسلی

- بطور التفات آپ ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے کہ قبلہ کے معاملہ میں اہل کتاب کا یہ رویہ کسی شک و شبہ کی بناپر نہیں ہے (بلکہ دیدہ ودانستہ محض ضد و عناد، گروہ پرستی اور حسد کی بناپر ہے)
- آپ ان کو دنیا بھر کے معجزات دکھادیں وہ کبھی بھی آپ کے قبلے کی پیروی نہیں کریں گے، اس لیے کہ نہ ماننے والوں کے لیے کوئی دلیل بھی دلیل نہیں ہوتی
- ان کا معاملہ تو یہ ہے کہ یہ خود آپس میں ایک دوسرے کے قبلے کی پیروی نہیں کرتے۔اگرچہ یہود و نصاریٰ سب کا قبلہ یروشلم ہے، لیکن عین یروشلم میں یہودی ہیکل کا مغربی گوشہ اختیار کرتے تھے اور مغرب کی طرف رخ کرتے تھے، جبکہ نصاریٰ مشرق کی طرف رخ کرتے تھے
- آیت کے آخری حصے میں بظاہر آپ ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے کہ علم وحی آجانے کے بعد اگر تم ان کی خواہشوں کی پیروی کروگے تو تم بھی ظالموں میں سے بن جاؤگے (جس کا کوئی امکان نہ تھا) لیکن دراصل یہ ایک طرح کی تہدید ہے جس کا اصل رخ یہود و نصاریٰ کی طرف ہے

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ یَعۡرِفُوۡنَهٗ كَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ ؕ وَاِنَّ فَرِیۡقًا مِّنۡهُمۡ لَیَكۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴۶﴾

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ - وہ لوگ ہم نے دی جن کو کتاب

یَعۡرِفُوۡنَهٗ - وہ پہچانتے ہیں اس کو

كَمَا یَعۡرِفُوۡنَ - جیسے کہ وہ پہچانتے ہیں

اَبۡنَآءَهُمۡ - اپنے بیٹوں کو

وَاِنَّ فَرِیۡقًا مِّنۡهُمۡ - اوریقینا ایک ایسافریق ان میں ہے

لَیَكۡتُمُوۡنَ - جو چھپاتا ہے

لَ - لام تاکید (مزحلقہ)

الۡحَقَّ - حق کو

وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ - اس حال میں کہ وہ لوگ جانتے ہیں

اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾ ع

اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ - (یہ ہی) حق ہے تمہارے رب کی طرف سے

فَلَا تَكُوۡنَنَّ - پس آپ ہر گز نہ ہوں

مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ - شک کرنے والوں میں سے (م ر ي)

اِمْتَرٰی یَمْتَرِي ، اِمْتَرَاءً - اہتمام سے جھگڑا کرنا، شک کرنا (VIII)

مفعول مُمْتَرٰی : جھگڑا کرنے والا، شک کرنے والا

(اے پیغمبر، یہ نیا قبلہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو تم ہر گز شک کرنے والوں میں نہ ہونا

The Truth is from thy Lord; so be not at all in doubt.

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡکِتٰبَ یَعۡرِفُوۡنَهٗ کَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ ؕ وَاِنَّ فَرِیۡقًا
مِّنۡهُمۡ لَیَکۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴۶﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اِس مقام کو (جسے قبلہ بنایا گیا
ہے) ایسا پہچانتے ہیں، جیسا اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں مگر ان میں سے ایک
گروہ جانتے بوجھتے حق کو چھپا رہا ہے

The people of the Book know this as they know their own sons; but some of them conceal the truth which they themselves know.

محمد اقبال

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ١٤٦

اہل کتاب کا حق کو چھپانا

- يَعْرِفُوْنَهٗ میں ضمیر کا مرجع ؟۔ دو رائے (۱) قبلہ کی طرف (۲) نبی ﷺ کی طرف
- اپنے بچوں کو پہچاننا علم و معرفت کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ کسی چیز کو ایسے پہچاننا جیسے اپنے بیٹوں کو پہچاننا ۔ یہ عربوں کا محاورہ ہے اور وہ اس وقت استعمال کرتے ہیں جب وہ کسی چیز کو یقینی طور پر جانتے ہوں اور اس کے متعلق کسی قسم کا شک و شبہ نہ رکھتے ہوں
- یہود اور عیسائیوں کے علماء کعبہ کے متعلق اس بات کو اسی طرح جانتے تھے کہ کعبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا اور اس کے بر عکس بیت المقدس اس کے ۱۳ سو برس بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں تعمیر ہوا اور انہی کے زمانے میں قبلہ قرار پایا۔ اس تاریخی واقعے میں ان کے لیے ذرہ برابر کسی اشتباہ کی گنجائش نہ تھی
- عبداللہ بن سلام جو علماء یہود میں سے تھے اور بعد میں اس نے اسلام قبول کر لیا۔ منقول ہے کہ وہ کہتے تھے أنا أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي بِابْنِي ۔ میں پیغمبرؐ اسلام کو اپنے فرزند سے بھی بہتر پہچانتا ہوں

وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٤٨﴾

وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ - اور سب کے لیے کچھ سمتیں ہیں

هُوَ مُوَلِّيْهَا - وہ پھیرنے والا ہے (خود کو) اس کی طرف

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ - پس تم سبقت کرو بھلائیوں میں

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا - جہاں کہیں بھی تم لوگ ہو گے

يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ - اللہ لے آئے گا تم کو

جَمِيْعًا - سب کے سب کو

اِنَّ اللّٰهَ - بے شک اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ - ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

ع وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ
بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٤٨﴾

ہر ایک کے لیے ایک رُخ ہے، جس کی طرف وہ مڑتا ہے پس بھلا
ئیوں کی طرف سبقت کرو جہاں بھی تم ہوگے، اللہ تمہیں پالے گا
اُس کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں

To each is a goal to which Allah turns him; then strive together (as in a race) Towards all that is good. Wheresoever you are, Allah will bring you Together. For Allah Hath power over all things.

وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ ؕ اَيۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا يَاۡتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۴۸﴾

ایک اصولی بات - (ظاہر پرست نہ بنو حقیقت پسندی اختیار کرو)

- ہر قوم ہر امت نماز و عبادت کے لیے ایک مرکزی رخ مقرر رکھتی ہے، سو امت اسلامیہ کے لیے بھی ایک متعین قبلہ ناگزیر ہے (جواب مقرر کر دیا گیا ہے)
- لوگوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ:
- قبلہ مقرر کرنے کا معاملہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو دین میں مستقل طور پر حق و باطل کا معیار ہو، یہ ہدایت الٰہی کی تکمیل کا معاملہ ہے نہ کہ مختلف سمتوں میں سے کوئی زیادہ "مقدس سمت" مقرر کرنے کا اور نہ اللہ کو کسی مخصوص سمت میں محدود سمجھنے کا
- اس ضمن میں جو اصل چیز ہے وہ "خیرات اور حسنات" ہیں - نیک عملی، نیکیوں کا اہتمام اور ان میں سبقت حاصل کرنا مقصود بالذات ہے
- خیرات سے مراد وہ تمام اعمال صالحہ جن کے ذریعہ دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کی جا سکتی
- اللہ کی مسلمانوں کو نصیحت کہ تمہارا شیوہ ہر خیر اور ہر بھلائی کی طرف سبقت کرنا ہونا چاہیے

وَمِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۹﴾

وَمِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ - اور جہاں سے آپ نکلیں

فَوَلِّ وَجۡهَكَ - تو پھیر لیں اپنے چہرے کو

شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ - مسجد حرام کی طرف

وَاِنَّهٗ لَلۡحَقُّ - اور بیشک یہ حق ہے

مِنۡ رَّبِّكَ - آپ کے رب کی جانب سے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ - اور اللہ نہیں ہے غافل

عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ - اس سے جو تم لوگ کرتے ہو

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ
لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾

تمہارا گزر جس مقام سے بھی ہو، وہیں اپنا رُخ (نماز کے وقت)
مسجد حرام کی طرف پھیر دو، کیونکہ یہ تمہارے رب کا بالکل حق
فیصلہ ہے اور اللہ تم لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے

Thus, from wherever thou may come forth, turn Thy face in the direction of the sacred Mosque; that is indeed the truth from the Lord. And Allah is not unmindful of what ye do.

وَمِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ ۙ

وَمِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ - اور جہاں سے آپ نکلیں

فَوَلِّ وَجۡهَكَ - تو آپ پھیریں اپنے چہرے کو

شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ - مسجد حرام کی طرف

وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ - اور جہاں کہیں بھی تم لوگ ہو

فَوَلُّوۡا - پھیر لو

وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ - اپنے چہروں کو اس کی طرف

لِئَلَّا يَكُوۡنَ - تاکہ نہ ہو

لِلنَّاسِ عَلَيۡكُمۡ حُجَّةٌ - لوگوں کے لیے تم پر کوئی حجت

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

إِلَّا الَّذِينَ - سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے

ظَلَمُوا مِنْهُمْ - ظلم کیا ان میں سے

فَلَا تَخْشَوْهُمْ - تو نہ تم ڈرو ان سے

وَاخْشَوْنِي - اور ڈرو مجھ سے

وَلِأُتِمَّ - اور تا کہ میں تمام کروں

نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ - اپنی نعمت کو تم پر

وَلَعَلَّكُمْ - اور شاید کہ تم

تَهْتَدُونَ - ہدایت پاؤ

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا
وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۗ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ۗ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

اور جہاں سے بھی تمہارا گزر ہو، اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف پھیرا کرو، اور جہاں
بھی تم ہو، اُسی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو تاکہ لوگوں کو تمہارے خلاف کوئی
حجت نہ ملے ہاں جو ظالم ہیں، اُن کی زبان کسی حال میں بند نہ ہوگی تو اُن سے تم نہ
ڈرو، بلکہ مجھ سے ڈرو اور اس لیے کہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کردوں اور اس توقع پر
کہ میرے اس حکم کی پیروی سے تم اسی طرح فلاح کا راستہ پاؤ گے

Hence, from wherever thou may come forth, turn Thy face in the direction of the sacred Mosque; and wheresoever ye are, Turn your face thither: that there be no ground of dispute against you among the people, except those of them that are bent on wickedness; so fear them not, but fear Me; and that I may complete My favours on you, and ye May (consent to) be guided;

وَمِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ ۙ

بیت اللہ کو قبلہ بنانے کی تاکید مزید

- اس سے پہلے آیت نمبر ۱۴۴ میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم گزر چکا، اس حکم کا تعلق صرف حضر کی حالت سے تھا۔
- اب اس آیت کریمہ میں یہ بتایا جارہاہے کہ اگر تمہیں سفر درپیش ہو تو سفر کے دوران یا پردیس میں جب تمہیں نماز پڑھنے کا موقع ملے تو وہاں بھی رخ قبلے ہی طرف کرنا ہے
- قبلے کی طرف رخ کرنے کا یہ حکم دائمی ہے، کسی خاص جگہ، یا وقت کے ساتھ مختص نہیں، تم جہاں کہیں بھی ہو خواہ سفر میں ہو یا حضر میں۔ اور سفر بھی خواہ قریب کا ہو یا دور کا، اب تم نے بہر صورت اپنا رخ اسی قبلے کی طرف کرنا ہے۔ اس یاددہانی کی مکرر تاکید کی گئی ہے
- قبلہ کی تبدیلی کا مسئلہ اور سابق حکم کی منسوخی کچھ لوگوں کے لیے بہت گراں تھی اور انہوں نے اس کو زہر اگلنے اور پراپیگنڈہ کرنے کا ذریعہ بنایا ہوا تھا، یہاں ان لوگوں کو تنبیہ اور تہدید کہ اور جو کچھ تم کررہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۚ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ۚ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

- .... یہ قبلہ کی تبدیلی اس لیے عمل میں آئی ہے تا کہ لوگ تمہارے خلاف حجت نہ لا سکیں
- کس قسم کی حجت ؟
  - اہل کتاب کو اس اعتراض کی گنجائش، کہ ہمارے نوشتوں کے بموجب تو آخری نبی ﷺ کا قبلہ، قبلہ ابراہیمی ہونا تھا، یا مشرکین عرب کو اس اعتراض کا موقع کہ یہ نبی ﷺ دین ابراہیمی کے مدعی ہو کر قبلہ ابراہیمی کیوں ترک کیے ہوئے ہیں ؟
  - یا پھر اس بات کی حجت کہ اگر تم اس حکم کے بعد کسی اور طرف منہ کرکے نماز پڑھو تو لوگوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائیگا کہ یہ تو خود اپنے رب کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں
- نعمت کی تکمیل ؟- نعمت سے مراد وہی امامت اور پیشوائی کی نعمت ہے، جو بنی اسرائیل سے سَلب کرکے اس امت کو دی گئی تھی۔ دنیا میں کسی قوم کے لیے اس سے بڑی نعمت اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ دنیا کی اقوام کی رہنما اور پیشوا بنائی جائے اور نوع انسانی کو خداپرستی اور نیکی کے راستے پر چلانے کی خدمت اس کے سپرد کی جائے (یہ اللہ کے فضل وانعام کی تکمیل ہے)

استقبال کعبہ کا حکم - ٦ مرتبہ

1. قبلے کی تبدیلی کا حکم وجوب
2. حال کے متعلق، یعنی سفر حضر میں جس حال میں بھی ہوں
3. مکان کے متعلق، یعنی دور و نزدیک، حاضر غائب
4. تعلیم ادب یعنی قبلہ رو رہنے کی پسندیدگی
5. توجہ قلبی - یعنی دل اسی طرف لگا رہے جدھر پروردگار کی خاص توجہ ہے
6. تاکیداً- کسی شک و شبہ یا نسخ کے احتمال کی دوری

كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيۡكُمۡ وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾

كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ - جیسا کہ ہم نے بھیجا تم میں

رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ - ایک رسول تم لوگوں میں سے

يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا - جو پڑھ کر سناتا ہے تم کو ہماری آیات

وَيُزَكِّيۡكُمۡ - اور جو تزکیہ کرتا ہے تمہارا

وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ - اور جو تعلیم دیتا ہے تم کو کتاب (کے احکام) کی

وَالۡحِكۡمَةَ - اور حکمت کی

وَيُعَلِّمُكُمۡ مَّا - اور جو تعلیم دیتا ہے تم کو اس کی جو

لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ - نہیں تم جانتے تھے

كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيۡكُمۡ وَ
يُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۱۵۱﴾

جس طرح (تمہیں اِس چیز سے فلاح نصیب ہوئی کہ) میں نے تمہارے درمیان خود تم میں سے ایک رسول بھیجا، جو تمہیں میری آیات سناتا ہے، تمہاری زندگیوں کو سنوارتا ہے، تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے، جو تم نہ جانتے تھے

A similar (favour have ye already received) in that We have sent among you a Messenger of your own, rehearsing to you Our Signs, and sanctifying you, and instructing you in Scripture and Wisdom, and in new knowledge.

محمد اقبال

كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيۡكُمۡ وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾

اہل اسلام کے لیے ساری نعمتوں سے بڑی نعمت رسول عربی ﷺ

- آیت ۱۲۹ میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا، جس میں آپ نے اس قبلہ کی خدمت اور تولیت کے لیے ایک امت مسلمہ اپنے اللہ سے مانگی ہے جس قبلہ کی آپ نے اللہ کے حکم سے تعمیر کی تھی۔
- اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو پورا فرماتے ہوئے اس گھر کی آبادی اور خدمت کے لیے نہ صرف اس امت کو اٹھایا بلکہ اسے خیر امت اور امت وسط بنا کر پوری دنیا کی ہدایت کے حوالے سے قیادت وامامت کی ذمہ داری اس کے سپرد کردی
- ابراہیم علیہ السلام نے اس امت ہی کی تعلیم اور تزکیہ کے لیے ایک رسول مانگا تھا اور جس کے واسطے سے قیامت تک کے لیے پوری دنیا کو ہدایت کی روشنی ملنے والی تھی
- آیت کے شروع میں حرفِ تشبیہ (کما) لا کر بتادیا گیا کہ اسی طرح دعائے ابراہیمی کے مطابق تمہارے اندر ایک رسول بھیجا ہے جو وہ سب کام کرے گا جو ابراہیمؑ نے دعا میں گنوائے

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اور مقاصد

1. آپ کتاب اللہ کی آیتیں پڑھ کر لوگوں کو سناتے ہیں

2. اس کے ذریعے سے لوگوں کا تزکیہ کرتے ہیں، رسول کی حیثیت محض پیام رساں اور مبلغ کی نہیں ہوتی، مزکی (پاک کرنے والے) کی بھی ہوتی ہے

تزکیہ۔لوگوں کو شرک کی آلائش اور جاہلیت کی آلودگی سے پاک کرنا۔ان کی روح کو ایسے تمام تصورات سے پاک کرنا جن کے بوجھ تلے انسانی روح صدیوں سے دفن ہو کررہ گئی تھی

3. رسول کی حیثیت معلم اور شارح کی بھی ہوتی ہے۔اس کے ارشاد محض لفظ و عبارت تک محدود نہیں رہتے۔وہ حکمت و دانائی کی تعلیم دیتا ہے

4. حکمت در حقیقت تعلیم کتاب کا نتیجہ ہوتی ہے۔ حکمت اس مہارت کا نام ہے جس کے ذریعے انسان ہر چیز کو اس کا اصلی اور صحیح مقام دے دے۔ہر بات اور ہر مسئلے کو ایک صحیح معیار پر پرکھے اور احکام وہدایات کی صحیح غرض وغایت سمجھ سکے